Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr. Shahla Bano
Dept of Urdu

Course:-B.A part II Hons paper 4th(2019-20)
Book:-Urdu ki Do Masnaviyan
Topic:-Sheikh Ghulam Yahya ki Masnavi continued

Scanned with CamScanner

اگر کسو کی نظر خار سے وہاں اٹکے ۔۔۔ تو پھر گل کی بھی صورت نگاہ میں کھٹکے
جب اپنے ہر بن مو کے تئیں زباں کیجے ۔۔۔ تب اس کا وصف سر مو کہیں بیاں کیجے
بزرگوار وہاں ہر جگہ ہیں آسودہ ۔۔۔ بجائے سر وہاں جائے قدم ہو گر شو دہ
وہ سرزمیں کی صفت مہربان کیا کہیے ۔۔۔ یہاں تو چل نہیں سکتی زبان کیا کہیے
خصوص ایک ہے درگاہ شاہ ارزاں کی ۔۔۔ وہاں جو دیکھا تو حیراں ہے عقل انساں کی
عجب مقام ہے کہتی ہے یوں قلم کی زباں ۔۔۔ ادب سے چل نہیں سکتا ہے میرا پاؤں یہاں
مزار پر جو وہ گنبد ہے مثل قبۂ نور ۔۔۔ وہاں ہے جلوہ نما کچھ عجب طرح کا ظہور
کسو کا بہرِ زیارت گزار ہو اندر ۔۔۔ تو دیکھے کیا نظر آتا ہے حق کا واں منظر
بیاض و وسعت گنبد کو کوئی اگر دیکھے ۔۔۔ اور اس کی وہ کرویت لحاظ کر دیکھے
تو ہو یقیں کہ یہ آسمان نور کا ہے ۔۔۔ زمیں پہ جلوہ خدا ہی کے یاں ظہور کا ہے
مراد مانگنے کا کبھی گر کوئی خیال کرے ۔۔۔ یا اس جناب میں چاہے کچھ عرضِ حال کرے
تو قبل ازیں کہ وہ مطلب زبان پر آوے ۔۔۔ امید جتنی ہے اس کی تمام بر آوے
جو شامیانہ ہے اس پر سیاہ مخمل کا ۔۔۔ اور اس میں لطف جو ہے نقرئی مسلسل کا
نہ شامیانہ ہے اس پر جو غور کر دیکھو ۔۔۔ نہ اس میں ٹانکی ہے جھالر جو غور کر دیکھو
یہ ابر رحمتِ حق کا دراصل میں ہے ظہور ۔۔۔ ہمیشہ اس سے ترشح کیا کرے ہے نور
وہاں جو حوض نظر آتے ہیں وہ حوض نہیں ۔۔۔ میں دیکھا بچشم خداقت سے خوب اسکے تئیں
زبہرِ دید کرامت زمیں نے آنکھیں کئی ۔۔۔ بشوق کھولیں تھیں حیرت سے ٹکٹکی لگ گئی
میان حوض وہ فوارہ نہیں کہ جنباں ہے ۔۔۔ نکل کے چشم سے مدِ نگاہ رقصاں ہے
ہے ایک باغ وہاں اس کا کیا کروں میں بیاں ۔۔۔ خرد کی عقل بھی حیراں ہے کیا لکھوں میں یہاں
اسی سے دیکھا تو درگاہ کو شرافت ہے ۔۔۔ مجاورت سے اسی کی اسے کرامت ہے

مبالغے کو یہاں دخل نہیں یہ وہ ہے مقام
جو کچھ کہوں میں بجا ہے کہ ہے وہ باغ امام

میں اس کا وصف کروں کب مجھے یہ طاقت ہے
کہ کچھ وہ باغ نہیں ہے خدا کی قدرت ہے

جب ایسا باغ یہاں عالم شہود میں ہو
بہشت کیوں نہ عدم سے بھلا وجود میں ہو

وہ باغ وہ ہے کہ سرسبز ہی رہے ہے سدا
وہاں بہار ہی رہتی ہے رات دن گویا

ہے حسن سبزے سے تصویر اس گلستاں کی
ورق سے گل کے ہے تعمیر اس گلستاں کی

خصوص جن دنوں برسات کے دن آتے ہیں
وہاں کی دیکھ کے حالت حواس جاتے ہیں

کہ گرد باغ کے پانی تمام بھرتا ہے
اور اس کے آگے جو کوئی نگاہ کرتا ہے

تو سبزہ زار نظر آتی ہے زمین تمام
جہاں تلک ہو رسا قوتِ نگاہِ انام

ہوا سے جب کبھی سبزہ وہاں لہکتا ہے
تو گویا بحر زمرد پڑا چھلکتا ہے

ہر طرح کا جو دیکھو تو اک سماں ہے وہاں
غرض طلسم کا عالم نرا بندھا ہے وہاں

جدھر نگاہ کرو جلوہ گر ہیں محبوباں
جدھر نظر کرو ہے مجمع پری رویاں

ہیں ایک طرف مہاجن ع۱
سروں پہ سرخ ہیں پھینٹے جنہوں کے ع۲

اسی بہار سے گلزار ہو رہا ہے باغ
چمن میں پھولا ہے گویا یہ لالۂ بے داغ

کہاں تلک میں انہوں کی کروں ثنا خوانی
ہر اک فرد ہے دنیا میں یوسفِ ثانی

کتاب حسن و ملاحت کی منتخب ہیں ہر ایک
اسیر کرنے کو دل کے غرض غضب ہیں ہر ایک

اور اک طرف یہ پری رو ہیں مایۂ تسخیر
لیے دلوں کے پھنسانے کو زلف کی زنجیر

ہر اک غرور سے بیٹھے ہیں اپنی ہی سج کے
ہر اک گھمنڈ میں بیٹھے ہیں اپنی ہی دھج کے

وہ آب و رنگ میں سب آپ ہی اپنے غلطاں ہیں
وہ اپنی آئینہ روئی پہ آپ ہی حیراں ہیں

انہوں کے حسن کے تئیں گویا عشق سے ہے خمیر
ہیں محو اپنی ہی صورت پہ جس طرح تصویر

Scanned with CamScanner

انہوں کی زلف سے وہ باغ سنبلستاں ہے
انہوں کی چشم سے گلزار نرگستاں ہے

جو ٹوٹے سر کا انہوں کے سواد اگر دیکھو
اور اپنے دل کی طرف ٹک نگاہ کر دیکھو

تو آنکھ کے تلے معلوم ایسا ہو گویا
پڑا ہے موج میں ظلمات کے جہاز مرا

جو کوئی دیکھے انہوں کی جبیں کی تاب کے تیئں
تو پھر لاوے وہ خاطر میں آفتاب کے تیئں

جو دیکھا تیغ سے ابرو کے قتل عام ہے واں
شہید ہونے کا مشتاق ہے ہر کدام ہے واں

صفت میں اس کی بیاں کیا اے مہربان کروں
کلیجا ہوتا ہے ٹکڑے میں کیا بیان کروں

عجب طرح کی ہے ان کی نگاہ کیا کہیے
وہ کھُب رہی ہے مرے دل میں آہ کیا کہیے

دل اس کا جانے ہے جو کوئی دوچار ہوتا ہے
وہ تیر ہے کہ کلیجے کے پار ہوتا ہے

مژہ بھی کام کرے ہے نگاہ کا آخر
وہ دونوں ایک ہی ترکش کے تیر ہیں کافر

جو کوئی ان کی بناگوش کی طرف دیکھے
اور اُن کے کان کے آویزے پر لحاظ کرے

تو حالت ایسی نظر آوے اس کے تیئں گویا
ہوئی ہے صبح اُگا ہے یہ صبح کا تارا

جو اُن کے عارضِ سرخ و سفید کو دیکھو
اور اُن کے ابرو کے محراب کو خیال کرو

تو صاف یوں نظر آوے کہ جس طرح سے بھری
گلابیاں مے گلگوں کی طاق میں ہوں دھری

جو حسن بینی کا ہے کیا بیاں کروں اس کو
وہ بے نظیر ہے تشبیہہ کس سے دوں اس کو

دہانِ تنگ کو ان کے جو میں کروں احوال
تو منہ سے بات نکلتا میں جانتا ہوں محال

لبوں میں جو ہے حلاوت سو کیا کروں میں بیاں
عجب مقام ہے یاں ہونٹ چاٹتی ہے زباں

کہوں جو ان کے میں دنداں کو سلک گوہر ہے
تو کب بیاض و صفائی میں وہ برابر ہے

چمک کو برق جو تجویز کوئی کرتا ہے
تو وہ بھی میری نظر میں نہیں ٹھہرتا ہے

جب ان کے چاہِ ذقن کا خیال آتا ہے
تو کیا کہوں مرا جی ڈوب ڈوب جاتا ہے

ہر ایک عضو ہے ایسے ہی منہ کا کیا ہے سخن
ہر اک ہر ایک سے بہتر ہے لیے سب عضو بدن

صباحت ان کے تو چہرے کی کیا کروں میں بیاں نگہ کا پانو پھسلتا ہے دیکھنے میں وہاں
کہوں میں کیا جو ہے خوبی لباس میں تن کی بیاں میں کیا کروں لمعانی ان کی گردن کی
بسانِ شمع جو فانوس کے رہے اندر اور اس کا شعلہ ہو فانوس سے نمود اوپر
وہ نورِ حسن ہے ہاتھوں میں ان کے کیا کہیے بجا ہے رشک اگر آفتاب کا کہیے
کہ ہے یقیں وہ کفِ دست پر کرے جو نگاہ تو ٹھہرے نہ کبھی مقتبس ہو پنجۂ ماہ
صفا ہے سینے میں ایسی کہ کوئی اگر دیکھے تو صبح کو نہ کبھی آنکھ کھول کر دیکھے
اگر نظر پڑے پستاں پہ جی میں یہ آوے کہ مثل میوۂ خوش رنگ ہاتھ ہی میں رہے
کمر کو ان کی نہ پوچھو میں دوں نشان کیونکر جو چیز حس میں نہ آوے سو ہو بیاں کیونکر
کمال کیا جو نگاہ ان کی ناف تک جاوے اور اُس کے حسنِ دل آویز سے وہ پھر آوے
اُس کی صورت دلکش ہے نہ دے جو دکھلائی تو اُس کی چاہ میں یوسف کرے زلیخائی
بس آگے کہ نہیں سکتا ہوں میں خیال رقم کہ معترف ہے بعجز اس محل میں نوکِ قلم
غرض خدا نے دی ہے وہ صورت ان کے تئیں کہ ان کے پانو میں جو ہے کسو کے منہ میں نہیں
حضور بس تو اب اس مثنوی کو کرتے تمام کہ کچھ ضرور نہیں ہے جو کیجے طولِ کلام
نہ ہے یہ شوق کہ عالم میں اپنا نام ہو کچھ نہ ہے خیالِ صلہ کیجے اپنا کام ہو کچھ

غرض جو ہے تو یہی ہے کہ لوگ اس کو پڑھیں
گناہگار ہوں، شاید دعائے خیر کریں

Scanned with CamScanner